بارگاہِ نبوی میں خراجِ عقیدت



عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدرِ مملکتِ پاکستان، صدرِ جمہوریہ متحدہ عربیہ، شہنشاہِ ایران کے پیغامات

حضراتِ علماء و مشاہیر کی تقاریر

منعقدہ ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

ناشران

آزاد بن حیدر بی اے ناظم نشر و اشاعت مجلس استقبالیہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مظفر حسین خاں نائب ناظم مجلس استقبالیہ

[illegible] مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ میں طبع ہوا قیمت دو روپیہ

بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مشاہیر علماء شعرا کا

خراجِ عقیدت

تقاریر اور خطبات

بہ سلسلہ

جلسۂ یومِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقدہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

جہانگیر پارک۔ صدر۔ کراچی

زیرِ صدارت

جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدر جماعت اہلِ الیہ

عالی مرتبت جناب حبیب الرحمٰن صاحب وزیر تعلیم و نشریات حکومت پاکستان

ناشران

آزاد بن حیدر بی، اے نائب ناظم نشر و اشاعت یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مظفر حسین خاں جوائنٹ سکریٹری مجلس استقبالیہ

۲۱۴۔ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی

(مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ کراچی نے طبع کیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مجلسِ استقبالیہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا شعبہ نشر و اشاعت اس امر پر متاسف ہے کہ گذشتہ تین سال میں بعض مالی حالات کی ناساعدت کے باعث عید میلاد کے عظیم الشان سالانہ جلسوں کی رودادیں ناظرین کرام تک نہ پہنچ سکیں اس سال بھی اگرچہ طوفانی بارش نے بارہویں شریف کے تاریخی اجتماع کا سارا پنڈال اور تمامی انتظامات درہم برہم کر دیئے۔

اور ایسی بہت شکن صورتیں رونما ہوگئیں تھیں کہ رپورٹوں کی طباعت کا مسئلہ معرضِ التوا میں پڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر حضور رحمۃ للعلمین کی رحمت و کرم فرمائی نے غیبی طریقے پر ہماری اعانت فرما دی جس سے ہم اس قابل ہو گئے کہ حسب دستور سالہائے ماسبق یوم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصورہ رپورٹیں پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ کراچی و پاکستان کے باہر کے رہنے والے شیدائیانِ نبوی اور محبانِ اہلبیت اطہار مستفید ہو سکیں اور ان میں بھی ان مجالس کے منعقد کرنے کا جذبہ راسخ پیدا ہو۔

اس سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد پر کارکنان اور حضرات معطیان نے کافی دلچسپی لی اور بڑی ہمت افزائی فرمائی۔ اخبارات و جرائد نے کلیتہً تعاون فرمایا۔ حکومت نے بھی مجالس میلاد اور عید یوم میلاد کے اہتمام میں خصوصی دلچسپیاں لیں۔ چراغاں کا اہتمام کیا۔ عید میلاد نبوی کے دن تعطیل عام کی گئی۔

ادھر مسلمانان کراچی نے ہر محلے میں بڑے بڑے جلسوں کا اہتمام کیا۔

لیکن ۱۲ ربیع الاول شریف کی شب مبارک میں عرصہ سے ہمارا یہ معمول ہے کہ شہر کراچی کا سب سے بڑا مشترکہ جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علامہ بدایونی اور ان کے رفقائے کار کی محنت سے تاریخی نوعیت کا جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس بار ۲۰ ہزار نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ جس وقت پنڈال تیار ہوگیا تو عین گیارہ تاریخ کو ایسی موسلہ دھار بارش آگئی کہ جہانگیر پارک میں اسٹیج شامیانے، لائٹ کی ٹیوبیں اور تمام اشیاء خراب ہوگئیں۔ گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہوگیا۔ شہر کے راستے دریا بن گئے۔ گاڑیاں رک گئیں۔ کارکنان مجلس عید میلاد نبوی کی تمام محنتیں ضائع ہوئیں کافی نقصانات اٹھانا پڑے جو سامان آچکا تھا اُس کے بل ادا کیئے گئے۔ مجبوراً شب میں بذریعہ اخبارات ریڈیو جلسہ کے التواء کا اعلان کیا گیا۔ اسی شب میں عالی مرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمٰن صاحب صدر منتخب و جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب سے گفتگو کر کے طے کر لیا گیا کہ اب یہ جلسہ مبارکہ بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء منعقد کیا جائے صدارتیں بدستور قائم رہیں گی۔

ایک دو ہفتہ کی مہلت میں سرمایہ کی اُس کمی کو جو بارش کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی دور کرنا اور پھر از سر نو انتظامات کرنا سہل نہ تھا لیکن خدائے قدوس نے اپنے حبیب کے عید ولادت کے لیئے برکت فرمائی کارکنان اگرچہ پریشان و سراسیمہ تھے لیکن تمام کام باحسن وجوہ انجام تک پہنچ گئے۔ کارڈوں کی دوبارہ طباعت اور سارے نظم کا از سر نو آغاز ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ اجتماع مبارکہ کی تاریخ تک تمام چیزیں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئیں اخبارات اور ریڈیو نے ہماری ہمتوں اور عزائم میں اضافہ کر دیا۔ جہانگیر پارک کو پنڈال کمیٹی کے منتظمین نے حد درجہ آراستہ

کیا - اور اُسے یقعۂ نور بنا دیا - کرنل جمال ناصر صاحب صدر جمہوریہ متحدہ عربیہ مصر کے تاریخی بیان نے جو حضرت علّامہ بدایونی کے نام موصول ہوا تھا اس نے عیدِ میلاد کے جلسۂ مبارکہ کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔

عزت مآب حضرت طٰہٰ فتح الدین صاحب سفیر متحدہ عربیہ قاہرہ سے حضرت علّامہ بدایونی - جناب آزاد بن حیدر صاحب بی، اے نے مل کر عید میلاد کے جلسۂ شریفیہ کی نوعیت پر ۱/۲ ۱ گھنٹے تک ملاقات جاری رکھی - سفیر محترم نے اپنی شرکت اور صدر جمہوریہ کی تقریر خود پڑھنے کا وعدہ فرمایا - اسی طرح حضرت محترم سفیر حجاز و محترم سفیرِ عراق نے وعدۂ شرکت فرمایا۔

پہلا جلسۂ عام ۲۷ ستمبر ۵۹ء کو جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار اجتماع شام کو ۱/۲ ۵ بجے زیرِ صدارت جناب محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدر جامعہ ملیہ منعقد ہوا۔

حضرت سید محمد الحسینی مدنی اور جامعہ ملیہ کے قاری صاحب نے قرأت فرمائی۔

جامعہ کے ایک بچے نے نعت پڑھی جو بیحد پسند کی گئی۔

حضرت مجاہد ملّت علامہ بدایونی نے افتتاحیہ تقریر فرمائی اور جشن عید میلاد النبی کی اہمیت کے عنوان پر بصیرت افروز خیالات پیش فرمائے۔

جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے پُر مغز خطبۂ صدارت پڑھا جس کے اندر حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے وہ عنوانات زیر بحث لائے گئے جن پر چل کر آج کے مسلمان بھی کامیابی و کامرانی تک پہنچ سکتے ہیں اس خطبے میں سیرتِ طیبہ کے بعض اہم واقعات اس انداز پر پیش کئے گئے تھے کہ جس میں نہ کوئی مضمون آفرینی و مبالغہ تھا سیدھے سادھے انداز بیا



محترم جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدر جلسہ کے صدارتی بیج لگایا جا رہا ہے



حضرت علامہ بدایونی ڈاکٹر محمود حسین صاحب سید حسن امام صاحب
و آزاد بن حیدر صاحب بی۔ اے



سید حسین امام صاحب استقبالیہ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں



حضرت علامہ بدایونی خطاب فرما رہے ہیں
جناب مظفر حسین خاں ضروری نوٹ لے رہے ہیں



جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدارتی خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں



حضرت علامہ بدایونی بارگاہ رسالت میں سلام پیش کر رہے ہیں
جناب انصار الہ آبادی ۔ پیر صاحب ۔ آزاد حیدر صاحب ہمراہ ہیں



حضرت علامہ بدایونی مولانا غلام قادر کشمیری حاجی رفیع الدین و
سید معین میاں صاحب کیساتھ دعا مانگ رہے ہیں

اہم ترین موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ عوام و خواص کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ سیرتِ نبویہ پر عمل پیرا ہوں اپنی زندگی و معاشرے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا پابند بنائیں۔ جبتک سیرت طیبہ کو زندگی کا جزو نہ بنایا جائیگا نکبت و ذلت رہیگی جس دن مسلمان اپنے آقا و مولا کے نقشِ قدم آپ کے اخلاق شریفہ کو اپنا دستورِ حیات بنائیں گے کامیابی ان کے قدم چومیگی۔

وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ مسلمان سیرتِ مطہرہ پر عمل کریں خدا ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صلوٰۃ وسلام پر یہ جلسہ مبارکہ ختم ہوا۔

محکمۂ ریڈیو کے انتظامات

محکمۂ ریڈیو پاکستان نے دو بار انتظامات فرمائے۔ عملے کے افراد نے شام ہی کو آکر اپنی لائنیں بچھادیں۔ کرنٹ وغیرہ چیک کرلیا۔ مائیکروفون ٹیسٹ کر لئے گئے۔ برابر ہی میں ریڈیو کے اصحاب کی نشستوں کا انتظام خصوصی تھا۔ جہاں یہ حضرات متمکن ہوئے۔

مجلس استقبالیہ کی طرف سے نظام اوقات حوالہ کیا گیا۔ حضرت علامہ بدایونی۔ و آغا دین حیدر نے پروگرام کے بعض ضروری مضامین پر تبادلہ خیالات کیا۔

مجلسِ استقبالیہ محکمہ ریڈیو کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے عید میلاد النبی کے اس جلسہ عام کی تقاریر وغیرہ کے ریکارڈ فرمانے کا انتظام کیا۔ ریڈیو پاکستان نے جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال معہ تقاریر وغیرہ کے ۲۸ ستمبر کو بعد نماز مغرب ۷ بجے نشر کیا۔

عوام وخواص میں عقیدت و محبت کا جوش و ولولہ

عوام وخواص کیلئے عید میلاد النبوی کا یہ مبارک اجتماع توجہات کا مرکز بنا ہوا تھا عشاق بارگاہ نبوی کے انبوہ در انبوہ جہانگیر پارک چلے آرہے تھے ۹ بجے شب تک تمام پنڈال

حاضرین سے لبریز ہوگیا۔ ڈائس کے مہمان بھی بکثرت تشریف لانے لگے حتیٰ کہ خصوصی مہمانوں کی نشستوں کا محفوظ رکھنا دشوار ہوگیا۔

محترم سفیر مصر کی تشریف آوری بیرونی مہمانوں میں سب سے پہلے جمہوریہ عربیہ مصر کے سفیر محترم تشریف لائے۔ علامہ بدایونی اور مسٹر سید حسین امام نے آپ کا استقبال کیا۔ جیسے ہی آپ پنڈال میں داخل ہوئے عوام نے جوشِ محبت میں نعرہ ہائے تحسین سے خیر مقدم کیا۔ ازاں بعد عزت مآب سید عبد القادر گیلانی سفیر عراق۔ وعالی مرتبت جناب سفیر حجاز صاحب تشریف لائے۔

صدر محترم کی آمد:۔ صدر محترم ٹھیک ۹ بجے تشریف لائے۔ علامہ بدایونی جناب سید حسین امام صاحب مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ودیگر حضرات نے استقبال کیا۔ دروازے سے پنڈال تک حیدری رضا کاروں کی جماعت استقبال وانتظام کی رونق کو دوبالا کررہی تھی۔ صدر محترم کے داخلہ پر عوام وخواص نے نعرہ ہائے تکبیر بلند فرمائے۔

تلاوتِ کلام پاک:۔ جناب قاری احمد علی صاحب لکھنوی نے مصری لہجہ میں کچھ ایسے دلنشین انداز کے ساتھ قرأت شروع کی کہ سفرائے عالم اسلامی اور سارا مجمع وجد کرنے لگا۔

صدر استقبالیہ کا خطبہ جناب سید حسین امام صاحب نے حسب ذیل خطبۂ استقبالیہ دیا۔

حاضرین کرام!

آج کا یہ جشنِ عید میلاد نبوی اُس ذاتِ اقدس سے تعلق رکھتا ہے جو کہنے کے لئے ایک اُمی تھی جس نے کسی انسان سے دو لفظ بھی نہ سیکھے تھے۔ جو کسی کا شاگرد



عالیمرتبت صاحب السعادہ السیدطہ فتح الدین سفیر متحدہ عربیہ
جمہوریہ پنڈال میں تشریف لا رہے ہیں



عالیمرتبت جناب الحاج حبیب الرحمان صاحب وزیر تعلیمات
سوٹر سے اتر کر پنڈال میں آ رہے ھیں



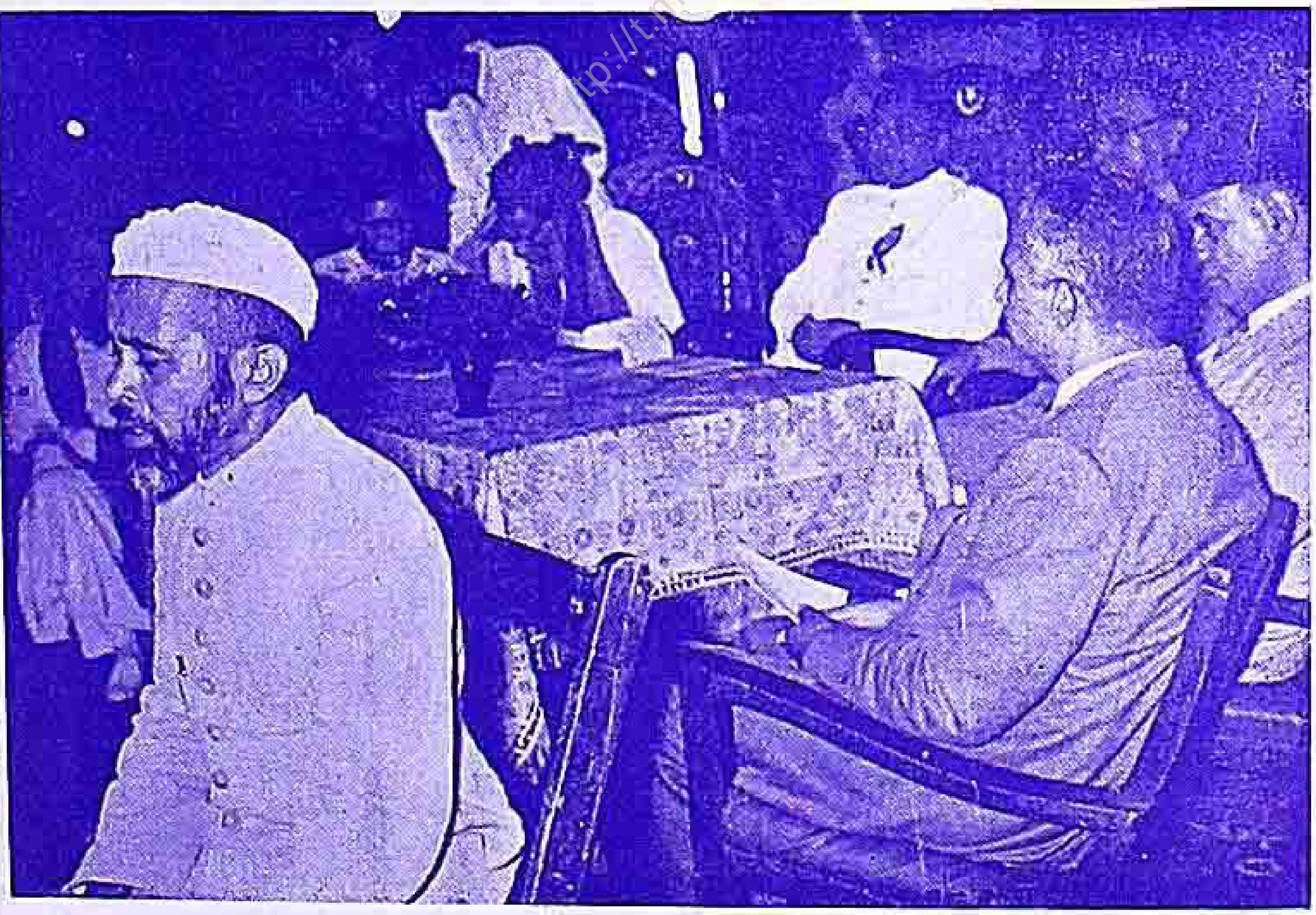
وزیر تعلیمات پنڈال میں داخلہ کیلئے تشریف لا رہے ھیں



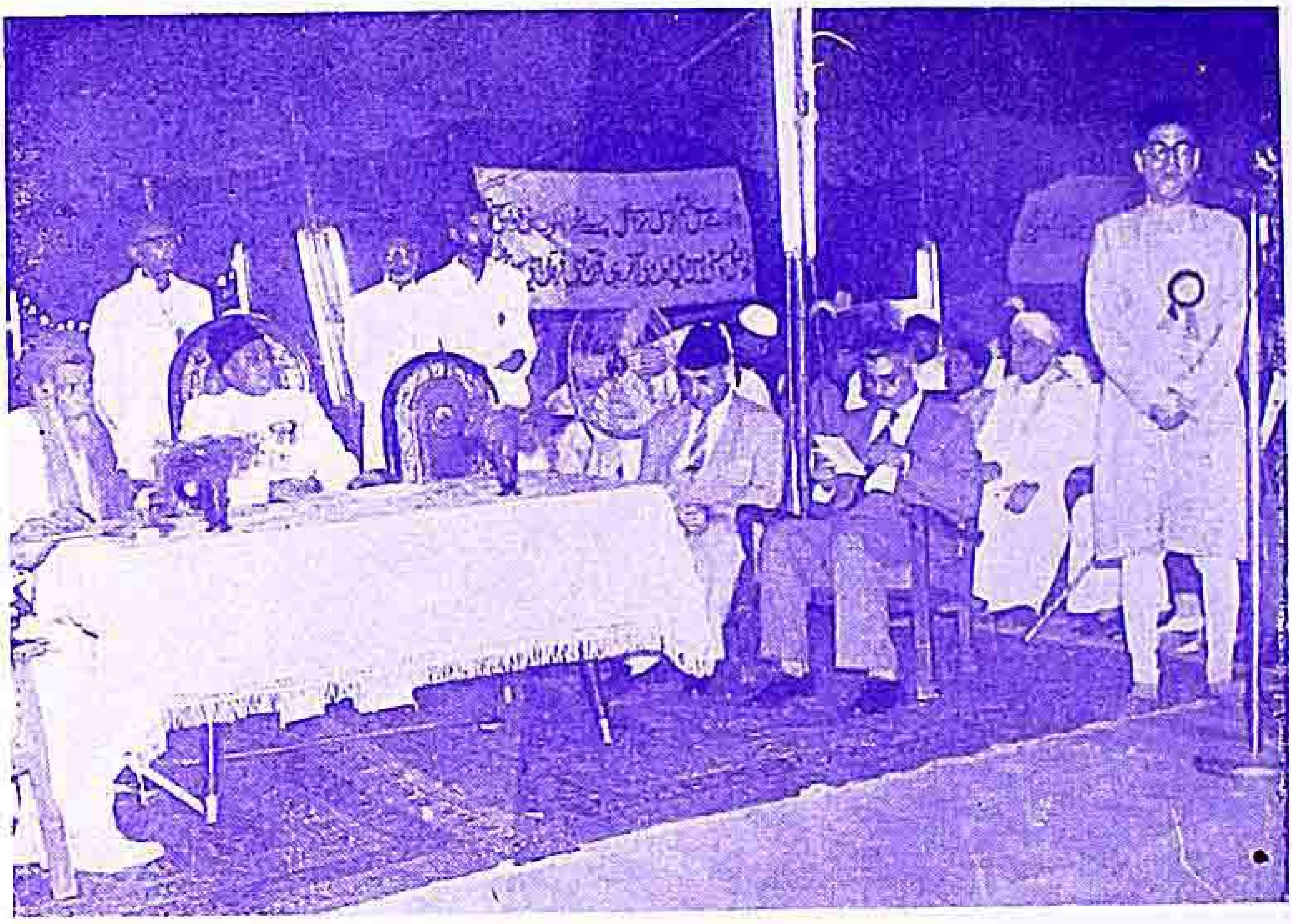
سید حسین امام صاحب وزیر تعلیمات کے صدارتی بیج لگا رہے ھیں



وزیر تعلیمات ڈائس پر سفیر جمہوریہ عربیہ و عراق کے ساتھ



جناب قاری احمد علی صاحب لکھنوی تلاوت کلام پاک فرما رہے ہیں



محترم جناب سید حسین امام صاحب استقبالیہ خطبہ پڑھ رہے ہیں



عالیمرتبت محترم جناب السیدطہ فتح الدین سفیر جمہوریہ عربیہ متحدہ صدر جمہوریہ عربیہ مجاہد اعظم جمال عبدالناصر صاحب کا مرسلہ پیام سنا رہے ہیں

نہ تھا۔ لیکن علوم الہیہ اور فیوض و تجلیاتِ خداوندی سے اس کا قلب اطہر علوم و فنون کا مخزن تھا۔

قدرت نے اپنے حبیب مکرم پر یہ انعامات فرمائے کہ آپ امی ہو کر بھی کائنات ارضی اور پورے عالم انسانیت کے معلم کامل تھے۔

اس لئے ضرورت ہے مخزن علوم کی عید ولادت کے اس جلسۂ مبارکہ کی صدارت ایسے شخص کے سپرد کی جائے جو وزیر تعلیمات ہو۔ میں ان الفاظ کے ساتھ جناب مسٹر حبیب الرحمٰن صاحب وزیر تعلیمات و نشریات کا اسم گرامی تجویز کرتا ہوں۔ آپ نے صدر محترم کے صدارتی بیج لگایا۔

صدر جمہوریہ عربیہ کا پیام خصوصی

جناب آزاد بن حیدر بی اے نے مائیکروفون سے اعلان کیا کہ آج کے جلسے کے لئے

جناب کرنل جمال ناصر صدر جمہوریہ عربیہ نے جو خصوصی پیام حضرت علامہ بدایونی کے نام روانہ فرمایا۔ وہ عزت مآب جناب طٰہٰ فتح الدین صاحب سفیر جمہوریہ عربیہ مصر سنائیں گے۔ چنانچہ آپ نعرہ ہائے تکبیر میں تشریف لائے۔

عربی زبان میں آیا ہوا پیام پڑھا

عن جمال عبد الناصر رئيس الجمهورية العربية المتحدة
الى الشعب الباكستاني الشقيق، فى ذكرى مولد الرسول الكريم

ان ميلاد النبى (ص) ذكرى	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اعز الذكريات على الامة	مسلمانوں کے لئے بزرگ ترین عید ہے
الاسلامية، ومناسبة نعتبرها	اس یوم سعید کو ہم ہمیشہ مبارک سمجھتے ہیں

دائما، لنجدد ما ضعف فینا من
قوة، وما خمد فینا من حیویة،
وما تقد فینا من طاقة ۔
والحق الذی لامراء فیه،
ان الحنین لهذه الذکری
العطرة، یاخذ علینا نفوسنا
من شتی اقطارها، کلما تلفتنا حولنا
فرأینا المثل التی بعث من اجلها
الرسل، وفی مقدمتهم خاتمهم
محمد بن عبد الله، ورأینا القیم
التی من اجلها انزلت الکتب، وفی
مقدمتها، قرآن احکمت آیاته و
فصلت تفصیلا، کلما رأینا هذه
وتلك، تعصف بها اهواء البشر
وتمتحنها خطوب ولدتها امواج
عارمة من الحقد، والحفیظة
والموجدة وکلما رأینا میراث
النبوة یکاد ینسی، فی غمرة الهلع
الذی ولده فی نفوس الناس ظلم
الانسان لاخیه الانسان، وعزوف
الاقویاء عن اصطناع الحکمة

اس لئے کہ اس دن ہم ایک طرف تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہیں تو دوسری جانب امتی ہونے کے اعتبار سے اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ مسعود و معطر ساعت ہماری آرزوؤں کو مہکاتی ہوئی آتی ہے۔ اس موقعہ پر جب ہم اپنے ماحول کا مطالعہ اور تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں کہ کن اسباب وجوہات کی وجہ سے رسولوں کی بعثت ہوئی جن کے سرخیل حضرت ختمی مرتبت تھے اور کن بے راہ رویوں کو دور کرنے کے لئے کتابیں نازل ہوئیں جن میں سے کامل ترین کتاب قرآن پاک ہے یقین کیجئے یہ کتاب ہمارے ماحول کی تاریکیوں کو دور کر سکتی ہے۔ اے کاش بھٹکے ہوئے مسلمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر گہری نظر سے غور و فکر کرتے اور آپ کے احکام پر عمل پیرا ہو جاتے تو آج خود بھی ایک مبارک

والموعظة الحسنة، والتجاؤهم
الى العنف والقوة، لفض ماشجر
بينهم من خلافات بالقهر والاذلال،
فكانت النتيجة الحتمية، تلك
الحروب الضروس، التي اندلع
لهيبها، ساخنة وباردة، عبر
الزمن مرات ومرات حتى جلبت
على الانسانية احزانا يعجز عنها
الوصف، ولو ان اولئك الذين
اسرفوا على انفسهم وعلى الناس قد درسوا
سيرة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وامعنوا النظر فيما
تركه من سنن، وما خلفه من ميراث
اذن لسعدوا وسعد الناس معهم،
ولما تجرع العالم من جراء مسلكهم
الخشن، كؤوس الذل والفقر والخوف
ولوفروا على البشرية دماء ضحاياها
ودموع ثكلاها وزفرات مشرديها..
ولو انهم فعلوا، ما استنزفوا
دماء شعب وما هدروا اقواته، ولتركوا
كلا ينعم بما افاء الله عليه من
نعم، بعيدا عن الاستغلال

منزل پر گامزن ہوتے اور اُن کے دوسرے بھائی بھی۔ تو کامیابی وفلاح ان کے ساتھ ہوتی۔

آج کا انسان اگر حضور کے بتائے ہوئے راستوں پر چلے تو دنیا میں امن وآشتی چین کا دور دورہ ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ہم عفو درگذر سے کام لیں۔ ہمسایوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھیں ایک دوسرے سے تعاون اور نیکی کریں، کمزوروں کی دستگیری، مظلوموں کی اعانت محتاجوں کی حاجت روائی کریں، انسان کی عزت کرنا، حق بات پر قائم رہنا، حق کی سعی کرنا اور اپنے نبی کے مبارک اصول حیات پر اگر ہم سب کا عمل ہو اور ہم اگر ان پاکیزہ اصول کو اپنا دستور حیات بنائیں تو دنیا بقعۂ نور بن جائے اور ہم دوسری قوموں سے فوقیت حاصل کریں۔

آج کے دن ہم سب ولادت

والسيطرة والتسلط :-
ولو انهم فعلوا، ما اخرجوا
شعبا من دياره ظلما وعدوانا
ليعيش على صدقات المحسنين
وذوى الضمائر، بينما المجرم
يلهو بغير زجر أو عقاب :.
ولو انهم فعلوا، لتركوا كل
شعب يحيا الحياة التى تناسب طبيعته
وظروفه، وتاريخه ولكفوا عن
اشاعة الفتنة، والدعوة الى الهدم
والتخريب :-
ولو انهم فعلوا، لاخذوا
انفسهم بالتسامح، ولعاشوا معا في
سلام وحسن جوار ولضموا قواهم
للعمل المثمر، والتعاون الخلاق
لكى تصل البشرية الى ذروة الرخاء
وقمة الرفاهية :-
لقد دعا نبينا الى العدل والقسطاس
ودعا الى البر والرحمة، ودعا الى
التسامح والاخاء، ودعا الى التعاون
ودفن الاحقاد، ودعا الى اتخاذ

باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے آئیں
ہم عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کا رخ
اُس منزل کی طرف موڑلیں گے جو
ہمیں حضور نے بتائی ہے اور اس عہد
پر مضبوطی سے قائم رہیں۔
میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا
ہوں کہ وہ ہمیشہ ہماری قوم کو ہدایت
فرمائے اللہ تعالےٰ ہمیں ذلت سے
محفوظ فرمائے اور ہمیں حق پر چلنے کی
قوت عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسے کام
کرنے کی توفیق بخشے جس میں اُس کی
اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خوشنودی ہو۔

خدا ہم سب کا ناصر و محافظ ہے

جمال عبدالناصر

العمل الصالح مرتقيا بها علوا على الأجناس والملل والألوان، ودعا الى حرمة الجوار ومساندة الضعيف والمظلوم وذي الحاجة، ودعا الى احترام الانسان كانسان، والى الدفاع عن الحق للحق :-

الآن احوجنا اليوم، الى رجل كمحمد صلى الله عليه وسلم ليقود سفينة الحياة وسط تلك العواصف والأنواء بحكمته البالغة، وروحه السمحة، و عقله الرشيد، اذن لهبت علينا الريح رخاء، ولفتحت ابواب السماء بخيرها بمنهمر، ولهيئ لنا من أمرنا رشدا :-

فلنتواص جميعا، في ذكرى ميلاده الكريم بالعمل بسنته، وليبايع بعضنا بعضا على أن نجعل من المبادئ التي بشر بها، والمثل التي عاش من اجلها، والقيم التي قاتل بشرف دفاعا عنها، دستوراً ننزل على احكامه، ونبراسا لا ننفصل عن هديه، وميثاقا نعض عليه بالنواجذ، ونقاتل دفاعا عنه حتى الموت :-

والله نسأل ان يلهمنا وقومنا الرشد، وأن يجنبنا وقومنا الزلل،

وان يمنحنا القوة والتوفيق حتى نحقق ما فيه خير الاسلام وعزة المسلمين :

والله يحفظكم ويرعانا

جمال عبد الناصر

جمہوریہ عربیہ مصر کے وزیر صحت کا برقیہ مولانا بدایونی کے نام

جناب عبدالکبیر وزیر صحت جمہوریہ عربیہ کا حسب ذیل برقیہ مولانا بدایونی کے نام موصول ہوا۔

"ہمیں یہ معلوم ہو کر کہ آپ عید میلاد نبوی اور یوم حسین رضؓ کراچی میں بڑے پیمانہ پر منا رہے ہیں مسرت ہوئی۔ جمال ناصر صدر جمہوریہ کا مفصل بیان بذریعہ ہوائی جہاز بتوسط جناب چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیجا جا رہا ہے۔

صدر مملکتِ پاکستان کا پیام

عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارھویں اجلاس کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ آپ کے دعوت نامہ کا شکریہ اپنی مسلسل مصروفیات کے باعث عدم شرکت کا افسوس ہے۔

جناب آغائے حسین اعلیٰ وزیر محلات ایران کا تار

یہ معلوم ہو کر کہ کراچی میں آپ مرکزی پیمانے پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا رہے ہیں۔ ہز مجسٹی شاہ ایران اپنی دلی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ اور برادرانِ پاکستان میلادِ نبوی کی سعادت حاصل کریں۔ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات کا پیام

میں یوم میلاد النبی کی مجلس استقبالیہ کے صدر و اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے جہانگیر پارک میں منعقد ہونے والے مبارک جلسۂ عید میلاد النبیؐ میں شرکت کی دعوت دی۔ مجھے اس اجتماع میں شریک ہو کر بیحد مسرت ہوتی۔ لیکن انتہائی افسوس ہے کہ چند ضروری امور میں پہلے ہی سے مصروف ہونے کے باعث شریک نہ ہو سکوں گا۔

حضرت مولانا سعید الملّت وحضرت مولانا صبغۃ اللہ صاحب فرنگی محلی کے پیغامات

خدائے پاک یوم حسینؓ اور عید میلاد النبوی کے پاکیزہ جلسوں کو کامیاب بنائے اور آپ کی مساعی اتحاد کو بار آور فرمائے اور ملت پاکستان کو سیرت نبویہ وسیرت حضرات اہلبیتؓ پر چلکر کامیابی حاصل فرمائے۔

سعید الملّت

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جبتک سیرت نبوی اور حضرات اہلبیت اطہار پر نہ چلیں گے کامیاب نہیں ہو سکتے یہ پاکیزہ سیرتیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں خدا ہم سب کو اُن پر چلنا نصیب فرمائے۔

آپ یوم سیدنا حسینؓ و یوم عید میلاد النبیؐ کی پاکیزہ تحریکات میں جس خلاص وعقیدت سے کام کر رہے ہیں خدائے برتر اس کی جزائے خیر اور ملت اسلامیہ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یقین جانئے کہ میں دور بیٹھ کر بھی ان تحریکات کی کامیابی کے لئے دُعا کرتا ہوں۔

شہید انصاری فرنگی محلی

آزاد بن حیدر صاحب بی، اے نے تمام پیامات پڑھکر سُنائے۔

شعرا اور مناقب پڑھنے والوں کا خراجِ عقیدت

حضرت بہزاد لکھنوی۔ اُستاد قمر جلالوی جناب مولوی مصطفٰے حسنین صاحب صدیقی جناب عبدالرزاق روشن۔ سید نثار علی صاحب نے نعتیہ کلام پڑھا جو بیحد پسند کیا گیا۔

صدر محترم کا خطبۂ صدارت

صدر محترم جناب مسٹر جلیب الرحمن صاحب وزیر تعلیمات و نشریات حکومت پاکستان جن کی اصل زبان بنگلہ ہے اس کے باوجود آپ نے زبان اُردو میں بڑی روانی کے ساتھ حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرات!

میں آپ سب لوگوں کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس مبارک جلسہ میں آنے کی دعوت دی اور اُس پاک نبیؐ کے ذکر میں مجھے بھی شریک کیا گیا۔ میں اردو بہت کم جانتا ہوں اس لئے شاید آپ تک اپنے خیالات پہنچانے میں مجھ سے کچھ کمی رہ جائے ہیں اس کے لئے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ پھر بھی میری کوشش ہوگی کہ اپنے خیالات کو بہتر سے بہتر طریقے پر آپ کے سامنے پیش کرسکوں۔

آج کا دن انسان کی تاریخ کا سب سے اہم دن ہے۔ اسی دن عرب کے ریگستان سے ایک شخص اُٹھا اور صرف اپنی قوتوں کے سہارے انسانیت کا پرچار کرنے۔ دنیا کو تہذیب سکھانے۔ ظلم کی زنجیریں توڑنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اُس کے پاس نہ ہتھیار تھے نہ دولت تھی نہ ساتھی تھے۔ خدا کی سونپی ہوئی صرف ایک امانت تھی قیامت تک رہنے والی توحید کی وہ امانت جس کو سینے سے لگائے ہوئے اُس نے صرف اپنے عمل اپنے کردار کے ذریعہ دنیا کو خدا کا پیام پہنچایا۔ اور بہت جلد دنیا میں ایسا زبردست انقلاب لایا کہ کفر کی تمام قوتیں اُس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوگئیں۔ دُنیا اُس کی کامیابیوں کو دیکھ کر حیرت میں رہ گئی۔ کُفر مٹنے لگا حق کی آواز بلند ہوتی گئی۔ اسلام کی روشنی عرب کے ریگستان سے نکل کر یورپ

ایشیا میں پھیل گئی اور وہاں بھی اللہ اکبر کی آواز سنائی دینے لگی۔

آج ہم اُس عظیم الشان شخصیت کی پیدائش کا دن منا رہے ہیں۔

حضرات! آج کا دن تمام مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک مبارک دن ہے ہمیں دلوں کو ٹٹول کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر سچے دل سے چل رہے ہیں یا نہیں۔ یہ دن صرف تقریریں کرنے اور سلام بھیجنے اور میلاد کی محفلوں میں شریک ہونے کا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل اپنے کردار پر نظر ڈالنا چاہیئے اور پھر یہ سوچنا چاہیئے کہ اللہ کے حبیب نے ہمیں جو سبق دیا ہے اُس پر کسی حد تک ہم نے عمل کیا۔ ہمیں اُس دن یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ حضور نے جو امانت ہمیں سونپی تھی کیا ہم اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سچائی پر عمل کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کی تعلیم دی ہے لیکن کیا واقعی ہم ایسا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی نے بتایا ہے کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور برابر کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ہم چھوٹے بڑے اور بہت سے طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں اخلاق کی تعلیم کو بھول چکے ہیں۔ آپس کا وقار قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قوم جس کی ترقی پر دنیا رشک کرتی تھی جس کی قوت دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں بھی مان چکی تھیں آج اُسے دوسری قوموں کی مدد کی ضرورت ہے۔

حضرات!

پاکستان و ہندوستان میں مسلمانوں نے دو سو برس تک ٹھوکریں کھائی ہیں غلامی کی زندگی بسر کی ہے۔ یہاں تک کہ خود اپنی تہذیب اپنے اصول اپنے طور طریقوں کو بھول گئے ہیں اب ہم اس مدت کی غلامی کے بعد آزاد ہوئے ہیں۔ اور ہمارا قومی جھنڈا لہرا رہا ہے تکبیر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور ہمیں رسول اللہ

کے بتائے ہوئے اصول پر اپنی زندگی نبانے کا موقعہ ملا ہے۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ اگر ہم کچھ بھی اپنے فرض سے ہٹے تو آزادی ہم سے پھر چھن جائے گی۔

حضرات! یہ آزادی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے اور ہمارا ملک اُسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جب آپ رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا۔

آیئے ہم پھر اسلام کی پرانی تاریخ دُہرائیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ سوتی ہوئی قوم جب جاگتی ہے تو بڑی سے بڑی مشکل بھی اس کا راستہ نہیں روک سکتی وہ ترقی کی منزل کی طرف بڑھتی ہی جاتی ہے۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ آج ہماری زندگی کے ہر حصّے میں انقلاب آچکا ہے پرانا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ اور ترقی کا نیا دور شروع ہوا ہے ہم اچھائی و برائی کو پہچاننے لگے ہیں۔ ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ لہٰذا آیئے ہم ایک مرتبہ پھر یہ عہد کریں کہ رسول اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں یعنی ایمان۔ اتحاد سچائی۔ اخلاق۔ مساوات اور صبر سے کام لیں اور اپنی سماجی۔ سیاسی۔ روحانی زندگی کو بہتر بنائیں یقین کیجئے کہ اگر ہم سچے دل سے ان اصولوں پر قائم رہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہ ہٹا سکے گی۔

آخر میں میں آپ حضرات کا پھر بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو حضور کی اچھی تعلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا سے یہ دعا بھی ہے کہ یہ ملک اور ہماری ملت سچی مسلمان بن سکے اور یہ پاک سرزمین صحیح معنوں میں پاک بن جائے اور ترقی کے راستے پر تیزی سے چل کر دنیا کی ایک بڑی قوم بن جائے۔

آمین



عالیمرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمان صاحب وزیر تعلیمات
خطبہ صدارت فرما رہے ہیں



عزت ماب حضرت پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق تقریر فرما رہے ہیں

حضرت پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق کی تقریر

صدر کے خطبہ کے بعد حضرت محترم عالی مرتبت پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق نعرہ ہائے تکبیر و نعرۂ رسالت کی صداؤں میں تشریف لائے

اور آپ نے حسبِ ذیل تقریر فرمائی۔

صدرِ محترم برادران عزیز!

اس مبارک مہینے میں دنیا کی تاریکیوں کو نور سے بدلنے اور بھٹکی ہوئی قوموں کو راہِ ہدایت پر لانے کیلئے باری تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر خاتم الانبیا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ آپ تمام کمالات وصفات کے حامل ہو کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے ورود شریفہ کی غرض یہ تھی کہ مکارم اخلاق کی تکمیل اور انسانیت کو سعادت مندی نصیب ہو۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ جمال و جلال کی مظہر اتم تھی۔ صدق و علم کی بہترین مثال تھی۔ جس طرح آج ساری دنیا مشرق سے مغرب تک پریشانیوں میں مبتلا ہے نا اُمیدیاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں اس سے کہیں زیادہ حضور کے ظہور قدسی سے قبل دنیا تاریک ہو رہی تھی۔ حق و صداقت کے نام لینے والوں کا وجود عنقا ہو گیا تھا۔ ظلم و تشدد جبر و استبداد سے لوگ آپس میں لڑ لڑ کر تباہ ہو رہے تھے انسانی اخلاق اور اُس کی تمام قدریں تباہ ہو چکی تھیں۔ مساوات و اخوت کے رشتے ٹوٹ گئے تھے۔ پاکیزہ صفات کی بجائے بداخلاقیاں بداعمالیاں ہر ایک حصہ میں جاری تھیں ہر طرف ظلمت ہی ظلمت پھیلی ہوئی تھی۔ یکبارگی زمین و آسماں میں خدا کا ایک نور مبیں روشن ہوا جس کی چمک نے دنیا کو امید و ہدایت سے معمور فرما دیا۔ لوگ ایک دوسرے کی عزت کے محافظ ہو گئے۔ انسانیت نے اعلیٰ اخلاق کی دولتیں پائیں حضورِ خاتم الانبیا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاکیزہ تعلیمات شریفہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کے رتبے اور درجے تک پہنچا دیا۔ آپ نے باہمی اخوت و

محبت ہر ایک کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ خدا کے بر ترکے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو از سرِ نو قائم کر دیا۔ اخلاقِ شریفہ بھی ایسے کہ اپنے بیگانے سب ہی اُن سے مالا مال ہوئے۔ گالی کے جواب میں رحمت۔ ظلم کی بجلائے عفو و ترحم آپ کا شیوہ رہا۔

انبیائے کرام کے وہ سارے کمالات جو انھوں نے دکھائے وہ سرکارِ دوالاتبار کی ایک اکیلی ذاتِ شریفہ میں بدرجۂ اتم موجود تھے۔ آپ غریبوں مسکینوں میں گذر فرماتے دُعا فرماتے تو مجھے مسکینوں میں محشور فرمانا۔ حضور نے علم و عمل کی تمام دولتیں دنیا کے ایک ایک گوشہ میں پہنچا دیں۔ خالق و مخلوق کے مابین صحیح تعلق قائم فرمایا۔ آپ کی تعلیم سے ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب، سلطان ہو یا گدائے بینوا۔ آقا ہو یا غلام سب فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

آپ کی سیرتِ طیبہ نے بتایا کہ مسلمان خلوت و جلوت میں کیسی زندگی گذارے وہ کسی بھی گوشے میں کیوں نہ ہو، اُس کے اخلاق و عادات بہتر ہوں۔ وہ اعمال کے اعتبار سے ہر جگہ ممتاز حیثیت میں رہے۔ اُس کے قول و عمل میں یگانگت ہو نیک عادات حُسنِ اخلاق و سچائی مسلمانوں کا زیور رہوں۔ آج کی دنیا بھی اُس بزرگ و برتر ہستی سے ہدایت حاصل کر سکتی ہے۔ حضور نے خدا کی وسیع زمین کو اخلاقِ حسنہ سے مالا مال فرما دیا۔ پریشانوں، بے اطمینانوں کو طاقت و سکون عطا فرمایا۔ بے ٹھکانوں بے سہاروں کی ہمت بندھائی۔ انھیں انسانیت کے حقوق سے مالا مال فرمایا۔ دنیا کے ہر ایک حصے میں امن و سکون راحت و اطمینان پیدا فرما دیا۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

خدا ہم سب کو اُس نورِ مبین کی روشنی سے حصہ عطا فرمائے اور ہماری زندگی حضور شہنشاہِ کونین کی سیرتِ طیبہ کے مطابق ہو۔ آمین ثم آمین



حضرت مولانا سید محمد صاحب دهلوی تقریر فرما رہے ہیں

حضرت مولانا سید محمد دہلوی | برادرانِ گرامی !

آج کے مبارک اجتماع اور ولادتِ باسعادت کے عظیم الشان موقعہ پر ہر ایک فرد چاہتا ہے کہ حضورِ سیدِ کونین کی بارگاہ عالی میں جو مکمل انسانیت میں سب سے یگانہ اور بے مثال تھے۔ نذرانۂ عقیدت پیش کرے اور حضرت ختمی مرتبت کے فضائل و شمائل پیش کر کے اپنے لئے سامانِ نجات حاصل کرے مناسب ہوگا کہ ہم یہاں سب سے پہلے انسان کے وجود پر کچھ فکر کریں۔

سامعینِ کرام !

ایک دانے کی نشوونما میں پانی نے، بارش نے، ہوا نے، زمین نے، کسان کے ہاتھ نے، دانے کی پیداوار میں جو قوت صرف کی اس میں کسان کا احسان، زمین۔ آفتاب، ماہتاب، ستاروں، ہوا، نسیم سحری کے احسانات اور اس کے اُبھرنے، پرورش پانے میں کس کس کے اور کس قدر احسانات تھے۔ لیکن ہمارا محترم و معظم نبی کسی کا احسان لینے والا نہ تھا جبکہ وہ تو خود احسان کرنے والا تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ اقدس اس وقت وجود میں آئی جب نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب، نہ کروبین کی آوازیں تھیں۔ نہ کرسی تھی، نہ زمین تھی، نہ زمان تھا نہ ملک کی تجلیات تھیں۔ ایک ذات تھی بنانے والے کی اور ایک ذات تھی بننے والی کی۔ (نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ)۔ وقت کم ہے۔ حضرت علامہ بدایونی آپ مجھے وقت میں مقید نہ فرمائیں۔

مولانا۔ جاری رکھیئے۔

برادرانِ گرامی !

دیکھیئے ایک نقطہ ہے اس سے ایک دائرہ چلا۔ آدم آئے وہ نقطہ آگے بڑھا نوح تشریف لائے وہ اور آگے بڑھا۔ کیا دائرہ مکمل ہوا ؟ جواب نہیں۔

سیدنا ابراہیم تشریف لائے دائرہ پھر بھی مکمل نہ ہوا۔ آخر نقطہ سے نقطہ مل گیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ دائرہ مکمل ہوا۔ اب جو بھی آئیگا وہ اُس نبی کا پیرو ہوگا۔ نبی نہیں ہوگا۔

حضور انور خدائے برتر کے انوارِ قدرت کا سراپا نور ہیں اب روشنی جسے بھی لینی ہوگی اسی نور سے اکتساب کرے گا۔

جس طرح سورج نکلنے کے بعد تارے چھپ جاتے ہیں اسی طرح سارے انبیائے کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پوشیدہ ہوگئے آپ کا نور ہر طرف محیط ہوگیا خدائے برتر ہم سب کو اُس نور شریفہ کی روشنی سے منور فرمائے۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ مولانا بدایونی اور ان کے مخلص رفقار کی تمام کوششیں بار آور ہوں :-

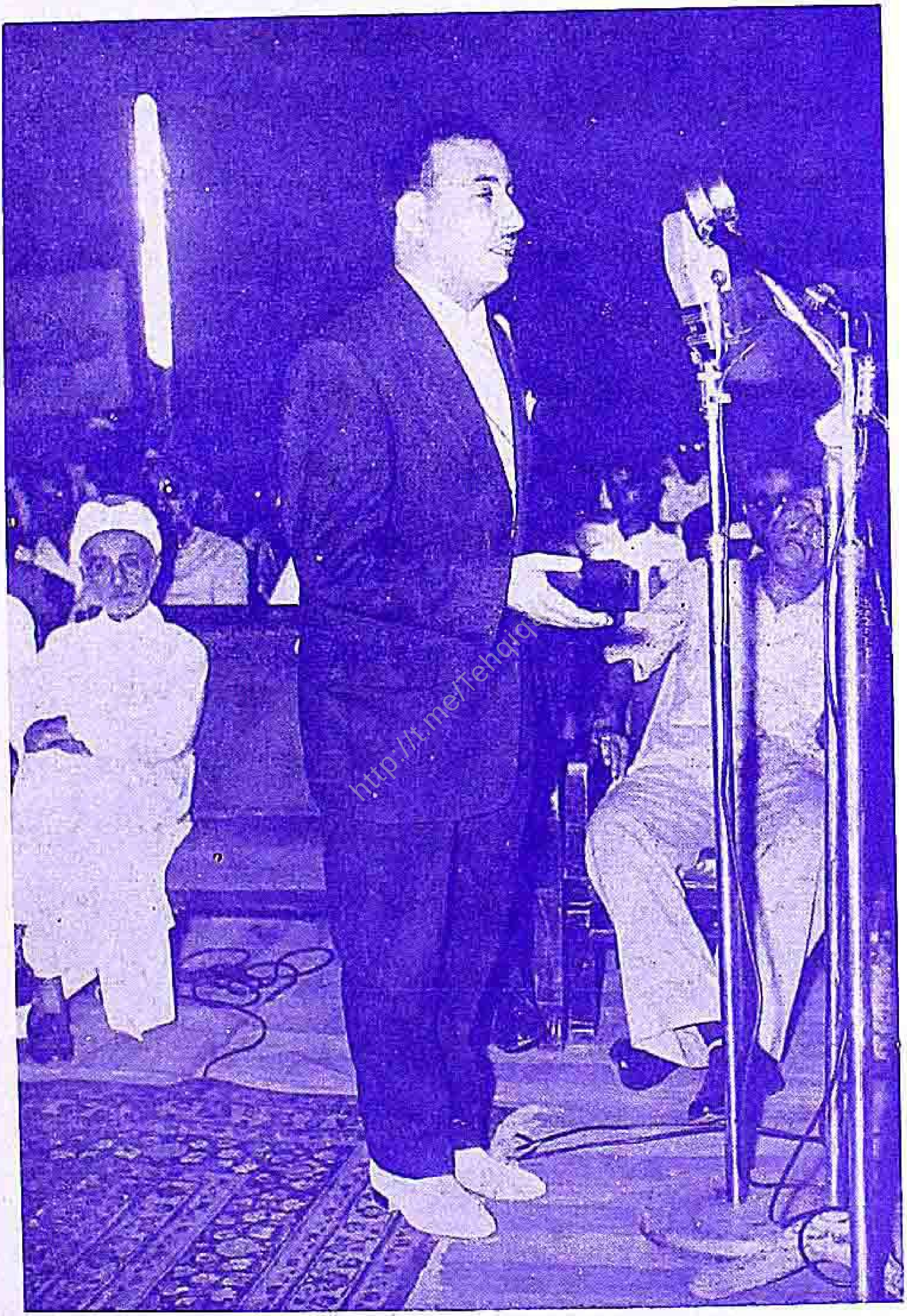
فضیلۃ الاستاذ السید عبدالحمید الہاشمی کلچرل سکریٹری

سفارتخانہ جمہوریہ عربیہ متحدہ کی تقریر کا ترجمہ

تمام تعریفیں اُس خدائے برتر کے لئے جو تمام عالمین کا رب اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور درود و سلام ہمارے اُس آقا و مولا پر جن کا اسم گرامی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اوّلین و آخرین کے سردار اور حضرات انبیا و مرسلین کے خاتم ہیں جنھیں اللہ تعالےٰ نے عالمین کیلئے رحمت و نور بنا کر بھیجا اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔

اے میرے کرم فرما بھائیو آپ پر سلام خدائی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

یہ وہ جلسہ شریفہ اور مجلسِ سعیدہ ہے جسے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادتِ مقدسہ سے نسبت ہے جس پر تمام عالم کے شرقی و غربی مسرتیں منا رہے



فضیلہ "الاستاذ السید عبدالحمید الہاشمی کلچرل سکریٹری سفارتخانہ
جمہوریہ عربیہ متحدہ تقریر فرما رہے ہیں

ہیں۔ حضور کی ذاتِ اقدس ہمارے قلوب کے لئے ہدایت اور نور مبین ہے۔ خدا نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

تمامی انبیاء پر خدا کا فضل عظیم ہوا اُن میں سے ہر ایک مقام رفیع رکھتا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کلیم الرحمٰن تھے تو سیدنا عیسیٰ روح اللہ، اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے۔ لیکن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا مقام خدا کے نزدیک ان تمام انبیاء میں سب سے بڑا اور عظیم ترین آپ حبیب اللہ تھے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے آپ کو تمام انسانوں حضرات اصحاب اہلبیت کا مربی و مرشد بنایا آپ کی تربیت خدائے قدوس نے فرمائی۔ آپ ایک مسکین قبیلے کے محترم فرد تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے خدا وندا تو مجھے مسکینوں میں ہی زندہ رکھنا اور مسکینوں ہی میں محشور کرنا۔

آپ کی خدمت میں پہاڑ سونے کے بنا کر پیش کیے گئے مگر آپ نے انکار فرمایا۔ کیونکہ آپ دنیا کے طلبگار نہ تھے بلکہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے طلبگار تھے جس کے قبضے میں زمین و آسمان ہیں اور اللہ کے لشکر کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ حضور پاک ہمارے پاس اسلام لے کر تشریف لائے وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت و اطاعت کی جائے تمام انسانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آیا جائے اسلام کے ظہور و ولادت کے وقت ایک نور پھیلا۔ حضور نے قلوب کو جمع کیا جانوں کو ایک کیا حضور نے صحابہ کے مابین محبت قائم کی وہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ چھوٹے بڑے میں فرق نہ رہا خواہ کوئی مالدار ہو یا فقیر دور کا رہنے والا ہو یا قریب کا باشندہ ہو۔ ہاشمی ہو جیسے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یا قریشی جیسے حضرت ابوبکر و عمرؓ یا سلمان فارسی اور بلال حبشی اور حضرت صہیب رومی یہ سب کے سب ایک سلکِ اخوت میں پرو دیئے گئے۔ اخوت و محبت باہمی کا رشتہ انتہائی مضبوط و مستحکم کر دیا گیا۔

حضرات!

ذکرِ ولادتِ باسعادت کے مبارک اجتماع میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ آپس میں متحد ہوں۔ ہمارا خدا ایک۔ کتاب ایک۔ قبلہ ایک۔ رسول ایک تو چاہیئے کہ امت بھی ایک ہو۔ وطن بھی ایک ہو۔

میں دمشق کا ہوں وہاں میرے والد اور والدہ ہیں تمام اعزہ و اقارب ہیں مگر میں پاکستان میں پردیسی نہیں ہوں کیونکہ پاکستان میں بھی میرے اہل و اخوان ہیں جیسا کہ پاکستان وطن ہے یہاں کے ہر بسنے والے مسلمان کا ویسے ہی دوسرے مسلمانوں کا بھی وطن ہے۔

علامہ اقبال پاکستان کے مشہور شاعر تھے انھوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ اپنی تمام توتوں کو یکجا کر کے اپنی حکومت بنائیں جس کا نام پاکستان ہو۔

الحمدللہ کہ پاکستان مل گیا خدا اُسے مضبوط و مستحکم فرمائے۔

علامہ اقبال نے دوسری دعوت یہ دی کہ مسلمانانِ عالم ایک رشتے میں منسلک ہو جائیں، مراکشی، سوڈانی، شامی۔ مصری۔ عراق۔ انڈونیشی پاکستانی جسم واحد کی طرح ہیں ایک دوسرے کے مابین اسلام کا رشتہ سب سے زیادہ مضبوط و مستحکم رشتہ ہے۔ اقبال نے تو یہاں تک کہدیا ؎

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

خدائے برتر عیدِ ولادتِ نبوی کے طفیل مسلمانوں کو متحد رکھے۔



مجاہد ملت حضرت علامہ بدایونی صاحب تقریر فرما رہے ہیں

مجاہد ملت حضرت علامہ بدایونی کی تقریر

صدر محترم اور حضرات!

مجھ سے قبل بہت سے علمائے کرام اس اجتماع مبارکہ میں حضور شہنشاہ کونین کی بارگاہ شریفہ میں عقیدت کے پھول پیش فرما چکے وقت اپنی آخر منزل پر آچکا پھر بھی ارشاد ہے کہ میں بھی کچھ کہوں۔

بزرگانِ ملت!

آج اُس وجود گرامی کا تذکرہ ولادت باسعادت ہے جس نے انسانیت کو زندہ کیا۔ انسان کو اُس کے درجات سے آگاہ کیا انسانیت کے شرف و وقار کو سمجھایا، اور بتایا اے ذراتِ ارضی سے بننے والے انسان جہانِ انسانیت میں تو سب سے زیادہ شرف و عزت کا مالک ہے۔ اس نے بندے اور خدا کے ٹوٹے ہوئے رشتے از سرِ نو جوڑے توحید و رسالت کے مضامین سمجھائے انسان کو بتایا تیرے اندر قدرت کی قوتیں پوشیدہ ہیں تیرے پاس وہ جواہر پارے موجود ہیں کہ تو اگر عقل و فکر سے کام لے تو ایک طرف خدا کی زمین کا وارث و مالک ہوگا دوسری جانب تیری فکری و شعوری صلاحیتیں متحرک رہیں تو بحر و بر تیرا ہوگا۔ کائنات میں جو کچھ ہے وہ تیرے زیرِ نگیں ہے۔ تو سب سے پہلے خود کو پہچان پھر اپنے رشتے کو خالق کائنات سے وابستہ کر اپنے اعمال و عادات میں توازن پیدا کر۔

خاتم الانبیاء سرورِ کونین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے معلم بنکر تشریف لائے آپ نے مردہ انسانیت میں محیر العقول انقلاب عظیم پیدا فرما دیا۔

آپ کو اگر معلم اخلاق کی حیثیت سے دیکھا جائے تو فرمانے والے نے فرمایا وانک لعلی خلق عظیم اور قرآن عظیم کی شرح و تفصیل بیان کرنے والے نے ارشاد فرمایا۔ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق۔ جب پوری دنیا کا معاشرہ تباہ ہو چکا تھا تو اصلاح معاشرے کیلئے حضور سے بڑھ کر کوئی معلم اخلاق نہ تھا۔ اُس ذاتِ اقدس نے قولاً عملاً ایسی

حیات پیش فرمائی جو دنیا کے ہر ایک فرد کے لئے راہنما تھی وہ ایک طرف سب سے بڑا عابد تھا تو دوسری جانب میدان شجاعت کا شہسوار۔

جس طرح اس کی زبان مبارک تلوار سے زیادہ کام کرتی تھی اسی طرح محاربات و غزوات میں جب وہ بے نیام ہوتی تو دنیا کی طاقتور سے طاقتور قوموں کی گردنوں کو جھکا دیتی وہ از خود کسی پر حملہ نہ فرماتا۔ مگر جب حدود اللہ توڑی جاتیں تو ذات رسالت بحیثیت قائد قوم قیادت فرمائی اس نے قوم میں عسکری و فوجی روح پیدا کی۔ اور ایسے ضابطے مقرر فرمائے کہ خلق خدا کے خون کو بہائے بغیر نظام عسکری پورے جاہ و جلال کے ساتھ باقی رہے۔ اس نے اپنی حیات مبارکہ سے فوجی سپہ سالاروں کو درس بصیرت دیا۔ اس نے بتایا کہ ہمارا فلسفہ جنگ یہ ہے کہ ہماری لڑائی کسی سے دشمنی اللہ کے لئے ہوتی ہے اور دوستی بھی خدا کی رضا جوئی کے لیئے اس نے بتایا کہ ایک فوجی مسلمان جب دشمن سے لڑ رہا ہو اس وقت بھی فریضہ عبادت سے غافل نہ ہو۔ اُس نے دشمنوں کو رعائتیں دیں فاتح ہو کر مفتوحین پر رحمتوں کی بارشیں برسائیں۔

جب وہ ترتیب قوانین کی جانب متوجہ ہوا تو اُس نے قرآن حمید جیسی جامع کتاب کے ماتحت لائحہ عمل بنایا اور اس انداز پر کہ آج کے مقننین بھی اس کے خوشہ چین ہیں اس کا ہر عمل کائنات ارضی کے لئے راہنما ہے اس نے بتایا کہ ایک مومن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ عبادت کا وقت آنے پر اُس سے بڑھکر کوئی عابد و زاہد نہ ہو۔ جب تصفیہ مقدمات کی کرسی پر متمکن ہو تو عدل و انصاف میں اپنے بیگانے کی رعایت نہ کیجائے ہر قیمت پر انصاف کیا جائے۔ تجارتی میدانوں میں کام کرنے کا موقعہ آئے تو انتہائی امانت و صداقت کے ساتھ کام کیا جائے۔ تجارتی کاروبار کو محرمات و ممنوعات سے بچا کر چلایا جائے۔ تجارت پیشہ طبقہ کاروبار میں صداقت۔ سچائی کو کسی وقت ہاتھ سے نہ جانے دے ہر ایک کے ساتھ اخلاق و محبت سے پیش آئے۔ مال پر نفع لینے میں اگرچہ تاجر کو حق

دیا گیا کہ وہ اپنے سامان کی قیمت جتنی چاہے لے سکتا ہے لیکن نہ اتنی کہ خریدار کے اختیار سے باہر ہو۔ تاجر تجارت بھی کریں اور جہاں پہنچیں اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم۔ بحیثیت تاجر۔ بحیثیت قائد فوج۔ بحیثیت مقنن بحیثیت قاضی۔ باعتبار حاکم وعادل۔ باعتبار شوہر۔ بحیثیت محبوب۔ باعتبار حسین اور دیگر صفات حسنہ میں دنیا بھر سے بے مثال تھے آپ کی حیات مقدسہ ہر دور کے لئے راہنمائے کامل ہے۔

وقت نہیں ورنہ حضور کی حیات مقدسہ کے دوسرے گوشے پیش کئے جاتے۔

مقام مسرت ہے کہ آج کا جلسہ جناب مسٹر حبیب الرحمن صاحب جیسے مخلص وزیر تعلیمات کی زیر صدارت ہو رہا ہے جن کا دل الحمد للہ مذہبی جذبات سے لبریز ہے اللہ تعالے انہیں اور ان کے رفقاء کو موجودہ دور میں اخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کام کا موقع عطا فرمائے۔ پاکستان دینی اعتبار سے ترقیات کرے۔ ہمارا معاشرہ سیرت نبوی پر عامل ہو۔ ہمارے یہ جلسہ ہائے عید میلاد نبوی عمل خیر کے داعی رہیں۔

میں آخر میں جناب سیٹھ حاجی داؤد ناصر۔ سید حسین امام۔ سید یوسف رضا مظفر حسین خاں آزاد بن حیدر۔ حاجی محمد طیب فاروقی اور تمام کارکنان کا مشکور ہوں کہ ان حضرات نے کافی محنت کے ساتھ دونوں دینی تقریبات انجام دیں۔ خصوصاً حیدری منڈل کے رضا کار قابل ستائش ہیں۔ اسی طرح اخبارات و ریڈیو کی اعانت و ہمدردی کا ہماری مجلس استقبالیہ پر خصوصی اثر ہے۔ جناب حیدری صاحب جنھوں نے پنڈال کو بارونق بنایا قابل شکریہ ہیں۔

پاکستان پائندہ باد

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی تقریر

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی سجادہ نشین نے اپنی مختصر مگر پر مغز تقریر میں فرمایا: آج کے دن دنیائے اسلامی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد

منارہی ہے اور اپنے سرور و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے۔ حضور شہنشاہِ کونین کے دربار میں نذرانۂ عقیدت پیش کر رہی ہے۔ آج ہم مدینہ کے آقا جہاں دو عالم کے پیشوا۔ رسولوں نبیوں کے سردار حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ جمیلہ کر کے سیرت طیبہ سے اپنے حالات کو استوار کرنا چاہتے ہیں۔ آج اس ذات گرامی کی سیرت و زندگی پر کچھ کہا جا رہا ہے۔ جو حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ کے محبوب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے میلاد کی مسرت نبیوں رسولوں۔ فرشتوں آسمانوں زمینوں نے منائی۔ بس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی گنہگاریوں کے باوجود حضور کا ذکر کر کے اپنے ایمانوں کی جلا کریں۔ آج کے اس دربار شریفہ میں ہر چھوٹا بڑا حضور کی رحمتوں سے مالا مال ہونے کے لئے حاضر ہے۔

ہمارے غریب بھی ہیں۔ تاجر بھی ہیں مفلس بھی ہیں۔ وزیر بھی ہیں۔ صاحبان دولت بھی ہیں۔ ہم سارے کے سارے حضور انور کی فیض پاشیوں کرم فرمائیوں کی توقعات لے کر حاضر ہیں اور بارگاہِ حضور سید دو عالم میں معروضہ کرتے ہیں کہ ہمارے حق میں دعا فرمائی جائے۔ ملت پاکستان اور اس کا معاشرہ خالص اسلامی معاشرہ ہو ہمارے اخلاق و عادات اعمال و کردار سیرت طیبہ کے موافق ہوں۔ حضور ہمارے سلام نیاز قبول فرمائیں۔ اپنی ملت کے افراد کا اجتماعی ہدیۂ عقیدت شرف قبولیت پائے۔ پاکستان طاقتور ہو۔ اور مسلمانان پاکستان سیرت نبویہ پر عامل ہو کر دینی و دنیوی فلاح پائیں:۔

تقریر حضرت مولانا جوہر	قال اللہ تبارک وتعالےٰ، ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان

یرجوا اللہ والیوم الاخر۔ الخ

ارشاد خداوندی ہے کہ یقیناً تمھارے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس



حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی قادری تقریر فرما رہے ہیں
عالیمرتبت سفیر حجاز بھی شریک ہیں



حضرت مولانا مصطفیٰ جوہر صاحب پرنسپل جامع امامیہ تقریر فرما رہے ہیں

میں اچھی پیروی ہے خصوصاً اس کے لئے جو خدا کی مغفرت اور روز حشر اس کی بارگاہ میں پہنچنے کی امید رکھتا ہو تا آخر آیت ۔

قدرت کی احتیاط غور کرنے کے قابل ہے کہ صرف "اسوہ" پر اکتفا نہ کی بلکہ اسے "حسنہ" کے وصف سے موصوف کر دیا تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ پیغمبر اکرمؐ کا کردار حسن ہی حسن ہے وہاں غیر حسن کی گنجائش نہیں ہے ۔ اور خدا کی مغفرت اور اس کے سامنے حاضر ہونے کی امید کا تذکرہ یہ بتاتا ہے کہ وہی اس اسوہ حسنہ سے فیض یاب اور بہرہ مند ہو سکتا ہے ۔ جو خدا سے ملنے اور اس کی مغفرت سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے اور ایسا شخص وہی ہو سکتا ہے جو پیغمبر اکرمؐ کی تقلید کرتا ہو اور ان کی مخالفت سے گریزاں ہو کسی کے کردار کی گفتگو جب بھی کی جاتی ہے یہ بات یقیناً پیش نظر رہتی ہے کہ اس کا اعتقاد اور اس کا علم کس منزل میں ہے ۔ ہم عالم سیاست میں اسی کو قائد بناتے ہیں جو علم سیاست سے بہرہ ور اور اخلاص و خدا ترسی میں ممتاز قوم ہو ، اور اسی منزل میں قوم اس کے اتباع پر بے تکلف و تردد قدم اٹھاتی ہے ۔ یہ ایک عام قانون ہے جو ہر قوم میں مشترک ہے کسی خاص قوم سے خصوصیت نہیں رکھتا ۔ خداوند عالم اپنے حبیبؐ خاص کے کردار بلند و خلق عظیم کی تصدیق اور اس کے واجب الاتباع ہونے کو مذکورہ بالا آیت میں بیان فرماتا ہے ، گویا اس میں یہ اشارہ قریب بہ صراحت ہے کہ تم اپنے نبیؐ کی ذات اقدس میں صفات خدا کا جلوہ پاؤ گے جیسے اس کی ذات ہر نقص و عیب سے بری ہے اسی طرح اس کا رسول عالم امکان میں ہر برائی سے پاک ہے اس سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے ۔ ذات اقدس الٰہی نے اپنے حبیب سے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ ۔ اے رسول! کہہ دو کہ میں تم جیسا بشر ہوں اور ایسا ہوں کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے ۔ اس آیت سے بعض افراد اسلام یہ مطلب نکالتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ ہر بات میں ہم جیسے ہیں یہ غلطی

یہاں سے پیدا ہوئی ہے کہ لفظ بشر کو صحیح طریقہ سے نہیں سمجھا گیا ہے۔ لغت میں بشر کے معنی جسم انسان کے ہیں۔ امام راغب اصفہانی اپنی مفردات میں لکھتے ہیں البشر جثۃ الانسان بشر انسان کے پیکر کا نام ہے، اور قرآن مجید بھی اس کی تائید کرتا ہے انی خالق بشراً من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین میں ایک بشر مٹی سے بنانے والا ہوں جب اس کی بشریت مکمل کرلوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکدوں تو اس کے سامنے سجدے میں جھک جانا۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بشر مٹی سے بنتا ہے مادی چیز ہے، اور روح اس سے الگ شے ہے۔ اور روح ہی سے ادراک و تعقل ہوتا ہے لہذا پیغمبر سے یہ کہلوانا کہ میں تم جیسا بشر ہوں اس مقصد کو واضح کر رہا ہے کہ صرف مادی ترکیب اور توالد و تناسل تک میں تم جیسا ہوں۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن جہاں روح اور نفس کی گفتگو ہے وہاں تمہارے اور میرے اندر فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے تم پر نہیں آتی اور نہ آسکتی ہے اگر اس دعوے میں سچے ہو تو وحی اتر دا کے دکھاؤ۔ اگر بجائے بشر مثلکم، انسان مثلکم ہوتا تو چونکہ انسانیت میں ادراک اور تعقل بھی داخل ہے اور انسان وہ بشر ہے جس میں روح ہو، لہذا وہاں کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ہم اور پیغمبر ہر بات میں برابر ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ مثلیت فقط بشریت میں ہے۔ یوحیٰ الیّ یہ ایسا وصف جو صرف پیغمبروں کے لئے مخصوص ہے اس میں غیر نبی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور اسی عدم شرکت کا نتیجہ ہے کہ پیغمبر حاکم ہے اور غیر پیغمبر محکوم اور حاکمیت مقتضی کہ نبی اپنے غیر سے علم و عمل میں بالاتر ہو تاکہ پیروی کرنے والے اس کے مطیع رہیں اور اس امر سے مطمئن کہ وہ سوائے حسن کسی غیر حسن امر کی جانب نہ لے جائیگا۔ پیغمبر اکرم کی پیروی کے محل میں خدائے حکیم ہمیں آیتوں سے مطمئن فرماتا ہے۔ (۱) وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ، اور وہ (پیغمبر) خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا اس کا کلام صرف وحی ہوتا ہے جو اس پر

نازل ہوتی ہے۔ اس آیت نے واضح طور سے بتا دیا کہ پیغمبر اسلامؐ کی ہر گفتگو وحی خدا ہوتی ہے۔ ان کی بشریت آزاد بشریت نہیں ہے مقید ہے، بشریت صرف ہمارے اُس کے لئے ہے ورنہ وہ جناب وحی کی منزل میں اور ہم سے کہیں بالاتر ہیں، اگر ان کی بشریت آزاد ہوتی اور انھوں نے اپنے نفس مطہر کو وحی الٰہی کا بالکل تابع نہ بتا دیا ہوتا تو ہم ان کے ہر قول میں تامل کرتے۔ اس آیت نے تامل کی جگہ باقی نہ رکھی۔ یہ قول کا عالم ہے۔ (۲) عمل کے متعلق کئی مقام پر پیغمبرؐ سے کہلوایا ہے۔ ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ، میں اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو وحی میں مجھ پر نازل ہوتی ہے اس آیت میں رفتار و عمل کا وحی میں منحصر ہونا مذکور ہے۔ جس کا خلاصہ یہ کہ آنحضرتؐ کا کوئی قدم وحی کے دائرہ سے باہر نہ گیا، جب کوئی کام کیا وحی کے اندر۔ یہاں سے ایک با فہم انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ذات اقدس الٰہی ہر عیب سے منزہ اور ہر نقص سے بری ہے وحی اس ذات اقدس کے ارشادات ہیں جو عیب و نقص سے پاک ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ کا قول انھیں ارشادات عالیہ کے اندر اور فعل انھیں کے تابع ہیں لہٰذا آپ کا ہر قول اور ہر عمل عیب و نقص سے پاک ہے، لہٰذا بندگان خدا اس جناب کی ذات سے باہر اسوۂ حسنہ کو نہیں پا سکتے اگر خدا کے سچے بندے بننا چاہتے ہیں تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور بس۔ ہاں! یہ جناب اگر کسی اور کی پیروی کی فرمائش کر دیں تو وہ بھی انھیں کے قول کی پیروی ہے جس میں نقص کی گنجائش نہیں۔

(۳) بات یہ کہ قول و عمل دونوں علم کے تابع ہیں، ایک شخص اپنے قول و عمل کو وحی کے مطابق کرتا ہے لیکن وہ اصل وحی کو ہی پورے طور سے نہیں سمجھتا، یہاں یہ کہنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے کہ اس کی نیت اپنے قول و عمل میں پاک اور خالص ہے کہ مطابق وحی رکھنا چاہتا ہے لیکن کیا کرے کہ اسکا علم ہی کم ہے، اگرچہ اس شبہ کا جواب ما ینطق اور ان اتبع والی آیتوں سے نکل سکتا ہے۔ لیکن خداوند عالم نے سورۂ نساء میں اپنے حبیب

خاص کیلئے ایک ایسی آیت وارد فرمادی جس کے تعین نے شبہ ہمیشہ کیلئے کافور ہوگیا۔ ارشاد ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اے میرے حبیب! خدا نے تم کو وہ سب کچھ بتادیا جو تم نہیں جانتے تھے۔ اگر اثباتی صورت میں یوں کہتا کہ میں نے تم کو یہ بتایا اور یہ بتادیا تو انھیں مذکورہ چیزوں تک محدود ہو کے رہ جاتا۔ یہاں جو کچھ تم نہیں جانتے تھے۔ فرع کے دائرہ کو لامحدود کردیا اور ساری لاعلمی کو سمیٹ کر فرمادیا کہ۔ یہ تم سے دور ہے۔ لہٰذا اب تم میں بقدرت خدا کوئی لاعلمی باقی نہیں رہی، زمین کے ذرات سے لے کر کائنات کی وہ محدود فضاؤں تک پر تمہارا علم محیط ہے، اور تم عالم امکان کے اندر سب سے زیادہ جاننے والے ہو۔ جو ایسا عالم ہو اس سے وحی کا کون سا گوشہ بچ رہا ہوگا؟ کوئی نہیں۔ لہٰذا وحی کے فقرات میں جو بھی مشیت خداوندی ودیعت ہے اس سے خاتم النبیین واقف ہیں اور اسی پر گفتگو بھی کرتے ہیں اور اسی پر عمل بھی۔ خلاصہ یہ کہ آپ کی ہر گفتگو مشیت خدا ہے اور ہر عمل مشیت خدا۔ اس توضیح کے بعد اندازہ فرمائیں کہ حضرت کے اسوۂ حسنہ کی بلندی کہاں تک ہے اور جو ان جناب کا پیرو بنے اس کا مرتبہ کائنات میں کس بلندی پر ہوگا۔

خداوند عالم مسلمانوں کو حضور اکرمؐ کی پیروی کرنے اور سچا مسلمان بننے کی توفیق کرامت فرمائے۔ تقریر محمد مصطفےٰ جوہر پرنسپل جامع امامیہ ناظم آباد کراچی

تقریر جناب مولانا نجفی صاحب

صدر محترم اور معزز حاضرین!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ایک معاشرہ نواز کی حیثیت سے دیکھا جائے ایک مفکر کی حیثیت سے مطالعہ کیا جائے ہادی عالم کے رتبہ پر غور کیا جائے کسی بھی حیثیت میں آپ کی حیات مقدسہ کا مطالعہ کیا جائے میرا نظریہ خیال یہ ہے کہ حضور کی ذات شریفہ خدائے پاک سے ہر حالت میں وابستہ ہے لہٰذا حضور کو خدا سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔



علامہ نجفی صاحب تقریر فرما رہے ہیں



جناب الشیخ ابراھیم الشیخ محمد میاں دیوان ۔ حضرت سیدنا کا قصیدہ پڑھ رہے ہیں

یقیناً یہ زیادتی ہوگی ثقافت پر، تاریخ پر۔ کہ حضور انور کو ذرا سے جدا کرکے مطالعہ کیا جائے اور صرف ایک ریفارمر و مصلح کی حیثیت ہی سے آپ کا مشاہدہ کیا جائے لوگ اس راہ میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور حضور کی بشریت کے عنوان کو متبذل حیثیت میں پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ بشریت کی ایک منزل ہے لیکن یوحیٰ الیّ کا جو درجۂ عظیم ہے کیا عام و خاص انسانیت وہاں تک پہنچ سکتی ہے آپ پر نزول وحی کے بعد اب نہ کسی کا یہ مقام کہ اس پر وحی آئے نہ اب کوئی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ آپ ایسے انسان کامل تھے جس کا مثیل ممکن نہیں۔ ایک طرف حضور کی زلفوں کو واللیل، چہرے کو والشمس سے تعبیر کیا گیا۔ کہیں آپ کی حرکات و سکنات کو اپنی طرف منسوب فرمایا گیا اس نے اگر اپنے ہاتھوں سے کنکریاں پھینکیں تو فرمانے والے نے فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ یہ تعلقات یہ نسبتیں بتا رہی ہیں کہ آپ سے خدا سے الگ کرکے نہیں دیکھا جا سکتا جبکہ اس کی ذات بابرکات اتنی اعلیٰ و ارفع ہو تو ہمیں اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے حضور نے ہمیں سکھایا اے مسلمانو تم خلوت میں ہو یا جلوت میں خلوص کے جام چھلکاتے رہنا ایسا نہ ہو کہ خلوت میں کچھ اور جلوت میں کچھ اور۔ اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھنا۔ بھائی بھائی کا ساتھ دینا کُلُّ مُؤْمِنٍ اخوۃٌ کا پرچم سارے عالم میں لہرانا۔

اے لوگو تم خوش ہو یا کبیدہ خاطر، غضب کی کیفیت ہو یا خوشی کا عالم عدل کا دامن نہ چھوڑنا۔ انصاف کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا ہر حالت میں توازن قائم رکھنا یہ نہیں کہ ثروت و دولت نصیب ہوئی تو اتنے اکڑے کہ اترنا مشکل ہو گیا۔ گرے تو اسقدر کہ اٹھا نہ جائے۔ دولتمندوں کے لئے ایک بڑا سبق ہے۔ اقتصادی حالت اچھی ہو تو اکڑ جاتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولا نے سکھایا اگر کوئی نیچے درجے کا دامن پھیلائے تو دامن بھر دو۔ قطع تعلق کرے تو بھی خلوص سے پیش آؤ۔ اگر خاموشی ہے تو منزل

نکھر بن جاؤ۔ اگر تکلم کرو تو ایسے موتی بکھیرا کرو کہ دنیا اُس سے دامن بھرے منہ سے پھول برسیں۔ منہ سے کوئی کلمہ ایسا نہ نکلے کہ کسی انسان کے دل کو ٹھیس لگے۔ جب وہ معلم اخلاق تشریف لایا تو اس کی آمد آمد ایسی انداز سے ہوئی کہ ملائکہ نے صفیں باندھیں انبیاء تعظیم کو کھڑے ہو گئے آدم سجدے میں جھک گئے ابراہیم عشق کے پھول لئے ہوئے یوسف جمال کو فرش راہ کئے ہوئے عیسیٰ نے دم بھرا آتش کدہ گل ہوا کسریٰ کے کنگرے سجدہ ریز ہو گئے وہ معلم کامل آیا جس نے انسان کی قسمت کو چمکا دیا۔

بس آج کے دن عہد کرو کہ ختمی مرتبت کی سیرت طیبہ کو اپنا شعار حیات بنائیں گے ان کی ہر ادا سے تمھیں محبت ہوگی فکر و تخیل میں ان کا تصور ہوگا عادات و اطوار حیاتِ نبویہ کے پابند ہوں گے۔

یہ مجالس شریفہ دعوتِ عمل دیتی ہیں سیرت طیبہ اپنی طرف بلاتی ہے خدا ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر طاہر سیف الدین صاحب کا عربی قصیدہ

ڈاکٹر سیدنا طاہر سیف الدین صاحب کا تازہ عربی قصیدہ جناب الشیخ ابراہیم الشیخ محمد بھائی محمد دیوان پڑھ رہے ہیں

صلوٰۃ و سلام

آخر میں حضرت علامہ بدایونی و مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے اپنے رفقاء کے ہمراہ صلوٰۃ و سلام شروع کیا۔ ۷۰ ہزار عشاق نبوی نے سلام میں شرکت کی آخر میں حضرت مجاہد ملت نے اپنے مخصوص انداز میں پاکستان اور عالم اسلامی کیلئے دعا فرمائی۔ کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ ایک بجے یہ جلسہ مبارکہ ختم ہوا۔



بارگاہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کیا جا رہا ہے



حضرت علامہ بدایونی دنیائے اسلام و پاکستان کیلئے دعا مانگ رہے ہیں



عالی مرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمان صاحب دعا میں شریک ہیں

عوام و خواص سے مخلصانہ اپیل

آخر میں ہم پاکستانی عوام و خواص سے مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ مجالس و محافل کے خطبات و تقاریر و مضامین پر غور و فکر کریں سیرت طیبہ کی روشنی میں ذکر و عمل کی جو دعوت دی گئی ہے اس پر لبیک کہیں۔

ہر ایک شخص اپنی زندگی کو سیرتِ نبویہ کے مطابق بنائے محرمات و ممنوعات سے محترز رہنے کی سعی بلیغ کرے مملکتِ پاکستان سے شراب خواری، جوئے بازی۔ رشوت ستانی۔ زناکاری و عیاشی بے حیائی و بے غیرتی کی لعنتوں کو پاکستان سے خارج کرنیکی مہم تیز سے تیز تر کی جائے۔

اگر ہر روز ہر گھر میں ایک آیت ایک حدیث نبویؐ یاد کرائی جائے اور ہر ایک مسلمان معاشرے سے ایک عیب کو دور کرنیکا عہد کرے تو تھوڑی سی مدت میں عیوب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مجالس پاک میں شریک ہونیوالا ہر مسلمان سیرتِ نبویہ پر چلنے کا عہد و میثاق کرے تو بلاشبہ معاشرے اور اخلاق کی درستی بآسانی ہو سکتی ہے۔ مجالس عید میلاد نبوی علم و اصلاح کی داعی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد خفتگی و سراسیمگی کو دور کر کے متحرک ہونیکا سبق دیتا ہے ہر سال اس تذکرۂ جمیلہ پر ملت اسلامیہ اپنے جوشِ عقیدت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ لاکھوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے جس کی غرض یہ نہیں کہ وقتی ہنگامہ آرائیاں ہو جائیں بلکہ اصلی و حقیقی غایت یہ ہے کہ ہر ایک مومن سیرتِ نبویہ پر عمل پیرا ہو۔ حیاتِ مقدسہ سنکر اپنی زندگی میں انقلاب کرے۔

انشاء اللہ سالِ آئندہ کوشش کیجائے گی کہ عید میلاد نبوی کے آخری جلسے میں سیرتِ نبویہ کے عنوان پر ایک بہترین تالیف شائع کی جائے۔

آزاد بن حیدر۔ بی۔ اے

منظفر حسین خاں

گوشوارہ آمد و خرچ جلسہ ہائے یوم سیدنا امام حسین عالیمقام و یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱

سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق سنہ ۱۹۵۹ء

آمدنی

پائی	آنہ	روپیہ
۰	۰	۹۲۰۰
۰	۰	۹۲۰۰

مصارف

(۱) یوم سیدنا امام حسینؑ

تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
طباعت کارڈ، ہینڈبل اور پروگرام (اردو، گجراتی اور انگریزی) پنڈال۔ روشنی رپورٹ وغیرہ	۳	۳	۲۸۶۷

(۲) عید میلاد النبیؐ دوشنبہ

تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
طباعت کارڈ۔ ہینڈبل۔ پوسٹر پروگرام (اردو۔ گجراتی۔ انگریزی) پنڈال۔ روشنی رپورٹ وغیرہ	۹	۴	۴۱۹۷
باقی فنڈ	۰	۸	۲۱۳۵
	۰	۰	۹۲۰۰